الٰہی غنچۂ اُمید بکشا

استادِ شاعری

منگانے کا پتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب

لاہور بازار کشمیری

فہرست مفت

فہرست مفت

بعونِ صناعِ مکین و مکان

مؤلفہ و مرتبہ

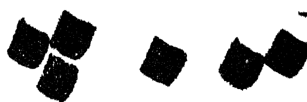
جناب ملک الشعراء منشی محمد اسمٰعیل صاحب آزاد
مدرس اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ

اُستادِ شاعری
عرف
علمِ عُروض

(کتابیں منگوانے کا پتہ)
منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور
بازار کشمیری
۱۱ فروری ۱۹۳۲ء
قیمت (۸/)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ



عموماً دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے اکثر طلباء اور نیز دیگر اہلِ مذاق اصحاب کو شروع شروع میں شاعری کا شوق بڑے جوش پر ہوتا ہے۔ مگر وہ بوجہ نہ جاننے علم عروض کے کچھ عرصہ مغز مار کر اور اپنے تئیں کامیاب نہ ہوتا دیکھ کر مجبوراً رہ جاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ فی زمانہ کتب عروض کا آسانی سے دستیاب ہونا ایک امر غیر ممکن ہے۔ اور اگر کہیں خوش قسمتی سے مِل بھی جائیں۔ تو بعض کم استعداد اصحاب اُن کے خریدنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ مطوّل اور گران قیمت ہوتی ہیں۔ اور اگر کسی طرح

سے خرید بھی لیں۔ تو اُن کا مطلب آسانی سے سمجھ لینا اُن کے لئے کسی قدر مشکل ہوتا ہے۔ اور بدیں بباعث وہ منزلِ مقصود تک پہنچنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اِس لئے مَیں نے اُن کی اِس ضرورت کو محسوس کر کے یہ کتاب موسوم بہ علمِ عروض بڑی محنت سے نہایت آسان اور قابل فہم الفاظ میں بلکہ دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ جس سے ہر معمولی خواندہ آدمی بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور اچھا خاصہ شاعر بن سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے اِس میں ضروری تمام باتیں درج کر دی ہیں۔ اور نیز قیمت بھی نہایت قلیل یعنی صرف آٹھ آنے (۸) علاوہ محصول ڈاک فی جلد رکھی ہے۔ تاکہ ہر کس و ناکس اِس سے فائدہ اُٹھا کر اِس فن بزرگ کے ذریعہ سے عالم میں نام پیدا کر سکے۔ فقط۔

رقمطراز

بندہ محمد اسمٰعیل رازؔ مؤلف کتاب ہذا

علمِ عروض

عنوان سُرخی	تعریف
علمِ عروض	علمِ عروض وہ ہے۔ جس میں نظم کی درستی کے قواعد بیان ہوں۔
نظم	نظم کے معنے ہیں پرونا۔ آراستہ کرنا۔ جمع کرنا۔ اصطلاح میں شعر بنانے کو کہتے ہیں۔
شعر	شعر کے معنے دریافت کرنا۔ دانائی اور طبع رسا کے ہیں۔ اصطلاح میں شعر کلام منظوم کو کہتے ہیں۔ جو کسی خاص مقررہ وزن پر ہو۔
وزن	لغوی معنے تولنا اصطلاح میں دو یا زیادہ الفاظ کی حرکات وغیرہ مساوی ہونے کو کہتے ہیں جیسے گلشن اور احمق یا بندوق

اَور اِنعام وغیرہ وغیرہ۔

مصرعہ لُغوی معنے ہَیں کواڑ۔ اِصطلاح میں ایک شعر کے آدھے حِصّہ کو کہتے ہَیں۔ جیسے ÷

ع۔ ہیں رآز معانی بھرے اشعار میں میرے راز ÷

بیت بمعنے گھر۔ اِصطلاح میں شعر کو ہی بیت کہتے ہَیں۔

قافیہ آپس میں چند الفاظ کا ہموزن ہونا۔ جیسے بلبل اَور قلقل یا گلشن اَور چوبن وغیرہ۔

ردیف لُغوی معنے ایک ہی گھوڑے پر دو سوار ہوں۔ پچھلے سوار کو ردیف کہتے ہَیں اِصطلاح میں اُن چند الفاظ کو کہتے ہَیں جو شعر میں قافیہ کے بعد آئیں۔ اَور بلا تبدیل کرنیکے بجنسہٖ اِستعمال میں آئیں۔ جیسے کنج تنہائی میں رہ کر ستانا چھوڑ دے۔ اَور خیال رُوئے جاناں جی جلانا چھوڑ دے آہ ÷ ستانا اَور جلانا قافیہ۔ چھوڑ دے ردیف ÷

حروفِ قافیہ قافیہ کا پہلا حرف روی دوسرا حرف روف تیسرا حرف قید چوتھا حرف تاسیس۔ یہ سب حروف حرفِ رُوی کے پہلے آتے ہَیں۔ قافیہ

حرف رویؔ	کے سب سے آخری حرف کو کہتے ہیں۔ جیسے گل میں لؔ اور جان میں نؔ۔ قافیہ میں حرف رَوی کا متفق ہونا سخت ضروری ہے
حرف ردفؔ	روی کے پہلے کے حرف کو ردف کہتے ہیں۔ جیسے گور اور شور میں رؔ سے پہلے حرف وؔ کو کہتے ہیں۔ اس کا اختلاف بھی قافیہ میں جائز نہیں جیسے شور کا قافیہ شیر غلط ہے۔
حرف قیدؔ	یہ بھی حرف ردف کی طرح ردف کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے دیر اور بیر کی یؔ +
حرف تاسیسؔ	حرف ردف کے پہلے اگر حرف الف آئے۔ تو تاسیس کہتے ہیں۔ جیسے کامل اور شامل کا الف

وہ حروف جو روی کے بعد آتے ہیں

حرف وصلؔ	سب سے پہلے وصل کہلاتا ہے۔ جیسے پروردگار کا الف +
حرف خروجؔ	دوسرا حرف خروج جو وصل کے بعد آتا ہے۔ جیسے راتیں۔ ت۔ حرف روی۔ ی حرف وصل اور ں حرف خروج +
حرف مزیدؔ	تیسرا حرف مزید جو خروج کے بعد آتا ہے

	جیسے گلا بیاں۔ ب۔ حرف روی۔ ی۔ حرف وصل آ۔ حرف خروج اور ں حرف مزید۔
حرف نائرہ	چوتھا حرف نائرہ جو مزید کے بھی بعد آتا ہے۔ جیسے اُلجھاوٹیں۔ الف حرف روی۔ و حرف وصل۔ ٹ۔ حرف خروج۔ یٓ۔ حرف مزید اور ں حرف نائرہ۔ نائرہ کے معنے ہیں۔ بھاگنے والا۔ یہ حرف روی سے بہت دور فاصلے پر ہوتا ہے۔
حاجب	جس شعر میں دو قافیے اور دو ہی ردیف ہوں۔ اُس میں سے پہلی ردیف کو جو دونوں قافیوں کے درمیان واقع ہو۔ اُسی حاجب کہتے ہیں۔ جیسے ؎ مضمون صفات قد کا قیامت سے لڑ گیا قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا قیامت اور خجالت اور لڑا اور گڑ قافیے ردیف حاجب۔
مطلع	کسی نظم یا غزل یا قصیدہ کے سب سے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے قافیہ رکھتے ہوں مطلع کہتے ہیں۔
حسن مطلع	وہ اشعار جو مطلع کے بعد مطلع سے دونوں

زیب مطلع مطلع ثانی	مصرعوں میں ہم قافیہ ہوں مطلع ثانی کہلاتے ہیں ؎ از۔ راز مطلع۔ الٰہی خیر ہو دل کی کہیں دست ستمگر سے کشیدہ ہیں بھویں بگڑے ہوئے اسکے تیور سے مطلع ثانی۔ بت ترسا کے ترسانے سے میری چشم تر برسے گیا دونوں جہاں سے تنگ آیا جور دلبر سے زیب مطلع یا حسن مطلع لگانا دل نہ ہرگز دوستو جعد معنبر سے حذر لازم ہے کالے ناگ سے افعی سے اژدر سے
شاہ بیت	جو تمام نظم یا غزل وغیرہ کا سب سے آخری شعر جسمیں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ ؎ ہیں راز معانی بھرے اشعار میں میرے قربان ہوں مجھ پہ بھلا کیوں اہل ہنر آج منشی محمد اسمٰعیل صاحب راز گوجرانوالوی کی ایک غزل کا آخری شعر ہے۔
مصرع اولیٰ	کسی ایک شعر کے پہلے مصرعہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً ؎ حال پوچھا نہ آ کے بیکل کا
مصرع ثانی	کسی ایک شعر کے دوسرے مصرعہ کو کہتے ہیں مثلاً عاشق ناتوان و مریل کا (از راز)

مصرعہ طرح	کوئی ایک مصرعہ جس پر طبع آزمائی کریں۔ یعنی نظم یا غزل کہی جاوے۔
گرہ	طرح مصرعہ کے ساتھ اپنا کوئی ایک مصرعہ خواہ اولیٰ یا ثانی لگا کر پورا شعر لکھا جاوے۔ تو جو مصرعہ لگایا جاوے۔ گرہ کہلاتا ہے۔ مثال طرح مصرعہ پھول تتلاتے ہیں باتوں سے دمِ گفتار ہم مصرعہ ثانی ۔ گرہ از راز۔ سن کے وہ غنچہ دہن کھلجائے کیوں نہ مثلِ گل۔ مصرعہ اولیٰ۔ (نوٹ) گرہ کرنے میں قافیہ کی پابندی ضروری نہیں ہوتی ۔
نظم اور غزل میں فرق	غزل بمعنے عورتوں سے باتیں کرنا۔ اور نظم اور غزل میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ نظم میں تو صرف ایک خاص مضمون نبھایا جاتا ہے۔ اور غزل میں اس کے برخلاف ہر قسم کا یعنی فراقیہ مجازی۔ حقانی۔ وصل وصال وغیرہ وغیرہ کے اشعار لاتے ہیں۔ اور نیز غزل میں قافیہ صرف مصرعہ ثانی میں ہوتا ہے۔ اور نظم میں یہ ضروری نہیں۔ خواہ اس کو بطور

	غزل کہہ لیں۔ خواہ ہر شعر کا الگ الگ قافیہ ہو۔
تقطیع:۔	بمعنے ٹکڑے کرنا۔ اصطلاح میں کسی شعر اس کے ارکان تقطیع پر ٹکڑے کر کے وزن کرنے کو کہتے ہیں۔
بحر	وہ اوزان مقررہ جن پر شعر کا وزن درست کرتے ہیں۔ بحر کہلاتے ہیں۔

راز

نقشہ بحور

کل بحریں اُنیس ۱۹ ہیں۔ مگر اُن میں سے پندرہ استعمال میں آتی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔
ہزج۔ رجز۔ رمل۔ کامل۔ وافر۔ متقارب۔ متدارک۔ مضارع۔ سریع۔ منسرح۔ مقتضب۔
خفیف۔ مجتث۔ طویل۔ بسیط۔

نمبر شمار	نام بحر	ارکانِ تقطیع	تعداد بار فی مصرعہ	مثالِ شعر مع طریقہ تقطیع	کیفیت
۱	بحر ہزج سالم	مفاعیلن	چہار بار	ثناؤں میں کسے پیدا شان اپنی شب غم کی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	

	ہزج مثمن ۱	مفاعلن	چار بار	ولا کہو کبھی نہیں ملا وصا لیا ربھی مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	
اوزان مستخرجه بحر ہزج سالم	ہزج مثمن ۲	مفعول مفاعیلن		ناحق دل نالاں اب مجھ کو تو کر نہ رسوا مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	
	ہزج مثمن ۳	مفعول مفاعیل مفاعیلن فعولن	ایک بار	لکھئے اُسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	
	ہزج مثمن ۴	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	ایک بار	جس روز سے دخل بے بسی نے پایا مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	
	ہزج مسدس ۵	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	ایک بار	سرہانے میر کے آہستہ بولو مفاعیلن مفاعیلن فعولن	
	ہزج مسدس ۶	مفعول مفاعلن فعولن	ایک بار	دیوانہ روئے یار ہوں میں مفعول مفاعلن فعولن	

نمبر شمار	نام بحر	ارکان تقطیع	تعداد بار	مثال شعر مع طریقہ تقطیع	کیفیت
۲	بحر رجز سالم	مُستفعلن	چار بار	ساغرے گلرنگ کا بھر کر مجھے دے ساقیا مستفعلن مستفعلن مستفعلق مستفعلن	
وزن مستخرجہ	رجز مثمن ۱ط	مُفتعلُن علن	دو بار	ایک تو ہوں شکستہ دل تس پہ یہ جور یہ جفا مستفعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	
۳	بحر کامل سالم	متفاعلُن	چار بار	جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبلِ زار سے متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	
۴	بحر وافر سالم	مُفاعلتُن	چار بار	خدا کے لئے تو ماہ لقا ادھر کو بھی کر ذرا تو نظر مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	
۵	بحر متقارب سالم	فعولن	چار بار	مجھے گل کے ہنسنے پہ آتا ہے رونا فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول	
اوزان مستخرجہ	متقارب مثمن ۱ط	فعولن (۳ بار) فعل یا فعول (۱ بار)	تین بار ایکبار	الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول	

اوزان مستخرجہ

بحر	ارکان	تکرار	مثال	
متقارب مثمن ۲	فعولن فعلن	دوبار	یہ مجراب کیا بسا ہے دل میں فعولن فعلن فعولن فعلن	
متقارب مثمن ۳	فعول فعلن	چار بار	کرو توکل کہ عاشقی میں نہ یوں کرو گے تو کیا کرو گے فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	
بحر رمل سالم مخبون	فاعلاتن	چار بار	ہم نہ مانیں گے ترا کہنا ابھی مت کر نصیحت فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	
رمل مثمن ۱	فاعلاتن فاعلات	تین بار ایک بار	کنج تنہائی میں رہ رہ کر ستانا چھوڑ دے فاعلاتن فاعلات فاعلات فاعلات	
رمل مثمن ۲	فعلات فاعلاتن	دوبار	سن اور سوچ دل میں جور وجفا کے بانی فعلات فاعلاتن فاعلات فاعلاتن	
رمل مثمن ۳	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	ایکبار	شمع کو منہ کے ترے سامنے ہے کیا آب وتاب فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	
رمل مسدس ۴	فاعلاتن فعلاتن فعلات	ایک بار	داغ دل سی نہ میرے آتش آ فاعلاتن فعلاتن فعلات	

	رمل مسدس ۵	فاعلاتن فعلاتن فعلن	ایک بار	ایک عاشق تھا تھی جانیمہ دانی فاعلاتن فعلاتن فعلن
	رمل مسدس ۶	فاعلاتن فعلاتن فاعلن	ایک بار	جب جدائی سے مری جان جائے ہے فاعلاتن فعلاتن فعلن
۷	بحر سریع سالم	مستفعلن مفعولات	دو بار ایک بار	بوجہ ثقالت یہ بحر سالم استعمال نہیں ہوتا۔
اوزان مستخرجہ	سریع مسدس ۱	مفتعلن فاعلات	دو بار ایک بار	کیا کروں تشریح کا اس کی بیاں مفتعلن مفتعلن فاعلات
	سریع مسدس ۲	مفتعلن مفعولن فاع	ایک بار	نالہ ہمارے موزوں مفتعلن مفعولن فاع
۸	بحر مضارع سالم	مفاعیلن فاع لاتن	دو بار	بوجہ ثقالت یہ بحر بھی سالم استعمال نہیں ہوتا
اوزان مستخرجہ	مضارع مثمن ۱	مفعول فاعلاتن	دو بار	اسیر یہ ہوس آشنا نہ ناز کرنا مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

	مضارع مثمن ۲	مفعول فاعلات ومفاعیل فاعلان	ایک بار	اے دردِ دل کے جاننے والو ذرا سنو مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان	
	مضارع مثمن ۳	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان	ایک بار	خوبانِ جور پیشہ عاشق کے واسطے ہیں مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان	
	مضارع مثمن ۴	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلن	ایک بار	اے یار رُخ ذرا تو اپنا مجھے دکھا مفعول فاعلاتن مفعول فاعلن	
۹	بحر متدارک سالم	فاعلن	چار بار	زلف و رخ و خال و خط یار کا دیکھ کر فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	
اوزان مخرجہ	متدارک مثمن ۱	فاعلان فاعلن	دو بار	شب کو رشک زلف سے مہ کو رشک رُو سے فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن	
	متدارک مثمن ۲	فعلن	آٹھ بار	گئے دو نوج ہاں ن ظر سے گ زر تیری شان کا کوئی ب شر نہ ملا فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	
	متدارک مثمن ۳	فعلن	چار بار	میں نے جو دیکھا مضطر دل کو فعلن فعلن فعلن فعلن	

١٠	بحر منسرح مثمن سالم	مستفعلن مفعولات	دوبار	ایک دم تو آ اے دلدار مستفعلن مفعولات	دکھلا ذرا گل رخسار مستفعلن مفعولات
وزن مستخرجہ	منسرح مثمن بترا	مستفعلن فاعلن	دوبار	حضرت موسیٰ سے کبھی یہاں مستفعلن فاعلن	دعوے سے خاموش ہیں مستفعلن فاعلن
١١	بحر طویل سالم	فعولن مفاعیلن	دوبار	نہ کر تو جفا کاری فعولن مفاعیلن	نہ کر تو عیاری فعولن مفاعیلن
١٢	بحر مقتضب سالم	فاعلات مستفعلن	دوبار	یار بے وفا سے مجھ فاعلات مفتعلن	شوخ دلربا سے مجھے فاعلات مفتعلن
وزن مستخرجہ	مقتضب مثمن بترا	فاعلات مفعولن	دوبار	ہائے یہ نصیب اپنے فاعلات مفعولن	جس کی وہ تمنا تھی فاعلات مفعولن
١٣	بحر خفیف سالم	فاعلاتن مفاعلن فعلاتن	ایک بار	یار مہرو کو دیکھ کر نہ رہا دل فاعلاتن مفاعلن فعلاتن	

وزن مستخرجہ	خفیف مسدس ۱	فاعلاتن مفاعلن فعلات	ایک بار	ہائے وہ شوخ بے وفا و بے مہر فاعلاتن ـ مفاعلن ـ فعلات	
۱۴	بحر مجتث سالم	مستفعلن فاعلاتن	دوبار	بوجہ ثقالت یہ بحر بھی سالم استعمال نہیں ہوتا۔	
وزن مستخرجہ	مجتث مثمن ۱	مفاعلن فعلاتن	دوبار	مری نظر میں تو کم ہو ‌ ‌ زخلد سے تو نہیں مفاعلن فعلاتن ‌ ‌ مفاعلن فعلاتن	
۱۵	بحر بسیط مثمن سالم	مستفعلن فاعلن	دوبار	گھبرا گیا گھر میں دل ‌ ‌ اُلفت ہوئی دشت سے مستفعلن فاعلن ‌ ‌ مستفعلن فاعلن	
وزن مستخرجہ	بسیط مثمن ۱	مفتعلن فاعلن	دوبار	جان پہ کھیلا ہوں جب ‌ ‌ میرا جگر دیکھنا مفتعلن فاعلن ‌ ‌ مفتعلن فاعلن	

صنائع بدائع کا بیان

اشعار میں عموماً لفظی اور معنوی خوبیاں ہوتی ہیں جن کے استعمال سے شعر نہایت نفیس ہو جاتا ہے۔ اور یہ بہت قسم کی صنائع ہیں مگر یہاں چند ایک مشہور اور ضروری صنعتوں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

نام صنعت	مثال و تعریف
صنعتِ تجنیس	کسی شعر میں ایک ہی لفظ چند دفعہ استعمال کریں۔ مگر وہ لفظ مختلف معنے میں استعمال ہو۔ تو اسے صنعت تجنیس کہتے ہیں۔ مثال بار ور اُن سے ہوئے اک بار نہ زنہار ہم رکھتے ہیں بارِ الم سے دیدہ خوں بار ہم اس شعر میں (بار) کا لفظ کئی دفعہ مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ فائدہ مرتبہ بوجھ رونا
صنعت مقلوب	شعر میں کوئی ایسا لفظ استعمال کریں جسکو باترتیب یا بلاترتیب خواہ کسی طرح اُلٹنے سے کوئی اور دوسرا لفظ بن جائے۔ مثال بات کرنے کی نہیں ہے تاب اُن کے سامنے

کس طرح ہمدم کریں بوسہ پہ کچھ تکرار ہم — داغ

اِس شعر میں بات کو اُلٹ کر تاب اور تاب کو اُلٹ کر بات بن جاتا ہے۔ اور شراب سے بارش جنگ سے گنج تار سے رات قرابت سے رقابت +

صنعتِ متضاد

شعر میں ایسے لفظ لانا۔ جو ایک دوسرے کے مقابلے میں ضد ہوں۔ جیسے

بخت خفتہ تو رہا سوتا ہی اپنا پر صنم
انتظاری میں تری شب بھر رہے بیدار ہم — داغ

اس شعر میں سوتا اور بیدار متضاد ہیں۔ علیٰ ہذالقیاس چلنا۔ ٹھیرنا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ رونا۔ ہنسنا وغیرہ +

صنعت مراعات النظیر

شعر میں ایسے الفاظ ہوں۔ جن کا تعلق ایک دوسرے سے ضروری ہو۔ جیسے باغ کے ذکر کے ساتھ نہر۔ بہار۔ خزاں۔ باد۔ صبا۔ نسیم۔ گل۔ خار۔ عندلیب وغیرہ وغیرہ ہوں۔

مثال داغ

کہیں سرو قامت یار پر ہیں نثار سلسل و فاختہ
کہیں رخ پہ بلبلیں ہیں فدا کہیں۔ لالہ و گل ارغوان

سرو کے ساتھ فاختہ۔ اسی طرح مثالِ گل کے ساتھ بلبل وغیرہ وغیرہ +

صنعتِ عکس

"ایسا شعر کہنا جس کا مصرعہ اوّل ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ ثانی بن جائے۔ یا مصرعہ ثانی ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ اولےٰ ہوجائے۔" جیسے

بے شکایت نہیں محبت کے مزے
بے محبت نہیں شکایت کے مزے } ذوق

صنعتِ رجوع

شعر میں کوئی ایسا ایک لفظ استعمال کرجانا جس سے یہ معلوم ہو۔ اور شک پڑجائے۔ کہ اگر مصرعہ اولےٰ میں کسی کی تعریف کی گئی ہے۔ تو مصرعہ ثانی میں مذمت ہوگی۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے وہ تعریف پہلے سے بھی زیادہ ہوجائے۔ اسی طرح اگر مذمت ہو۔ تو مصرعہ ثانی میں تعریف ہونے کا شبہ پڑے۔ مگر مذمت اور بھی بڑھ جائے ؎

تو سمجھتا ہے کہ تیرے چاہنے والوں میں ہیں
یہ غلط ہے بلکہ ہیں تیرے تو خدمتگار ہم } داغ

اِس شعر میں مصرعہ اولےٰ میں چاہنے والوں کے آگے مصرعہ ثانی میں غلط ہے۔ سے شک پڑگیا تھا۔ کہ چاہنے والے نہیں۔ بلکہ دشمن وغیرہ ہوں گے۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے۔ چاہنے والوں

کا رتبہ اور بھی زیادہ اچھا ہو گیا۔ پس یہ ایک خوبیٔ شعر ہے۔

صنعت تکرار

جب کوئی لفظ کسی شعر یا فقرہ میں مکرر یا زیادہ دفعہ استعمال کریں۔ جس سے فصاحت میں نقص نہ آئے۔ بلکہ تاکید وغیرہ کی خوبی بڑھ جائے۔ تو صنعت تکرار کہلاتی ہے۔ جیسے ؎

مانند روئے یار نہ آیا کوئی نظر
گل گل پہ عندلیب پھری گو چمن چمن

گل اور چمن کا تکرار

صنعت اشتقاق

جب کسی شعر یا فقرہ میں ایک ہی مصدر یا مادہ کے الفاظ مشتق استعمال کریں۔ جیسے

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

اس شعر میں کاٹنا مصدر سے مختلف الفاظ مشتق برتے گئے ہیں۔

صنعت لزوم مالا یلزم

کلام میں کسی خاص بات کو لانا لازم پکڑ لینا۔ جیسے ظفر اس شعر میں چند اعضا کا شمار یا ذکر لازم پکڑ لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے ذکر کرنے کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے۔ اور یہ صنعت محض مزید خوبی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

صنعت لزوم مالا یلزم	جلایا آپ ہم نے ضبط کرکے آہِ سوزاں کو جگر کو سینہ کو۔ پہلو کو۔ دل کو جسم کو۔ جاں کو + یا یہ لازم پکڑ لینا کہ شعر میں کوئی لفظ نہ آئے + ۵
ایضاً	ہمدم دمِ حسام کہ اعدا کا دم ہوا درد و الم سوا ہوا آرام کم ہوا
ایضاً	یا یہ کہ کوئی لفظ غیر منقوط نہ آوے۔ جیسے سلہ بخشش فیض بخش تخت نشیں کہ یا یہ کہ ایک مصرعہ غیر منقوط اور ایک مصرعہ میں نقطے ہوں۔ سلہ آہ کل دل کو ہوا درد کہ رکھا ہم کو لہ جنبش چیں بجبینِ بُتِ چیں نے بے چیں
ایضاً	یا یہ کہ الفاظ کے نیچے نقطہ نہ ہو۔ بلکہ صرف اوپر ہی آویں۔ سلہ مظہر صدق و صفا قدر شناس مردم کو معدن عدل و سخا مصدر الطاف و عطا
ایضاً	یا یہ کہ الفاظ کے اوپر نقطہ نہ آویں سلہ گوہر درج ہمم کوکب برج اکرم صاحب دبدبہ سروری و مجد و علا

ایضاً

یا یہ کہ شعر یا عبارت کے تمام حروف لکھنے میں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ جیسے ؎

داغِ دل لے داورِ دا وار دے

داغِ دوری ان دے دلدار دے

ایضاً

یا سب حروف ملا کر اکٹھے لکھے جا سکیں ؎

چپکے چپکے کبھی سب مجھے کہنا۔

یہ مصرعہ مندرجہ ذیل طرح سے اکٹھا لکھا گیا۔

چپکےچپکےکبھیسبمجھےکہنا

صنعتِ جامع الحروف

جب سب الفاظ شعر میں تمام حروف ابجد الف سے یائے تک لائیں۔ جیسے ؎

مظہرِ فیض و عطا منعم ذی جود و سخا

صلح کل عشرت ثابت قدم روز وفا

صنعتِ تلمیع

بمعنی تلمیع کرنا۔ کلام میں مختلف زبانوں کا استعمال کرنا ؎ راز

عزیزو چہ کنم دارو ستانا عشق جاناں ہے ـ فارسی اور

عدیم المثل و سنگیں دل مراوہ ماہ تاباں ہے ـ اردو میں ہے

صنعتِ سیاقۃ الاعداد

معنے ہیں چلانا عددوں کا۔ کلام میں کچھ اعداد شمار کرنے۔ خواہ وہ بے ترتیب ہوں۔ یا با ترتیب۔ ؎

صنعتِ ذو قوافی یا دو قافیتین	وائے قسمت ایک گالی کی ہوئیں دو تین چار وقتِ گفتن جب زباں پہ اُس کی لکنت آ گئی کسی شعر میں دوہرا قافیہ رکھنا ہ صبا اُڑا کے نہ لے جا مرا غبار کہیں مجھ سے چھوٹنے کی آستانِ یار نہیں
صنعت توشیح	کسی نظم یا غزل کے ہر پہلے مصرعہ یا دونوں مصرعوں کا صرف پہلا پہلا حرف لے کر ملانے سے کوئی نام یا خاص عبارت بن جائے۔ م متر نم ہوا گر صحن چمن میں قمری ح حالتِ وجد کرے سرو لب جو پیدا م موسم گل میں ترقی پہ ہے فیضانِ بہار د دامنِ دشت و جبل لالۂ حمرا سے بھرا ان چاروں مصرعوں کا پہلا حرف م۔ح۔م۔ د ملانے سے محمد ایک نام نکل آتا ہے۔ یہ صنعت توشیح ہے۔
صنعتِ تاریخ	جس میں کسی شعر یا نثر کی عبارت کے حروف کے اعداد جمع کرنے سے کسی شادی یا تولید گی وغیرہ کی تاریخ نکلے۔ حضرت صولت نے لکھی کتاب مدح حضرت میں عجب نادر غریب مصرع تاریخ یوں موزوں ہوا۔

سمت ۱۲۹۸

نعت محبوب خدا ہے یہ عجیب

چوتھے مصرعہ کے حروف کے اعداد جمع کرنے سے کتاب لکھنے کی تاریخ سمت ۱۲۹۸ نکلتا ہے۔

واضح ہو۔ کہ اگر کسی لفظ کا پہلا حرف مطلوب ہو۔ تو وہ سر۔ منہ۔ آنکھ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور بیچ کے حرف کو دل۔ سینہ۔ ناف ہیں۔ جیسے دِل میں۔ د۔ سر اور ل پاؤں ÷

نقشہ اعداد حروف ابجد

حروف	ا 1	ب 2	ج 3	د 4	ہ 5	و 6	ز 7	×
حروف	ح 8	ط 9	ی 10	ک 20	ل 30	م 40	ن 50	×
حروف	س 60	ع 70	ف 80	ص 90	ق 100	ر 200	ش 300	ت 400
حروف	ث 500	خ 600	ذ 700	ض 800	ظ 900	غ 1000	×	×

صنعتِ حسن التعلیل	یہ وہ صنعت ہے۔ کہ قدرت نے کسی بات کی بنا کسی اور منشاء پر رکھی ہوئی ہو۔ مگر شاعر اس کی کوئی اور ہی وجہ بیان کردے جیسے ؎ فلک پھرتا ہے سر گرداں کہو کس واسطے یارو زمیں کے صدقے ہوتا ہے کہ اس میں بہتر محمدؐ ہے فلک کے گردش کرنے کی وجہ تو دن رات کا پیدا کرنا ہے۔ مگر اس شعر میں گردش فلک کا باعث یہ رکھا ہے۔ کہ حضرت محمدؐ چونکہ زمین میں دفن ہیں۔ اس لئے آسمان زمین پر صدقے ہو رہا ہے۔
صنعتِ لف ونشر مرتب	جب کلام میں پہلے چند چیزوں کا ذکر کریں۔ اور پھر اُن کے منسوبات لکھیں۔ جیسے ؎ یہ ہمارا دل ہے یا پروانہ ہے یا فاختہ ہے وہ قد یا شمع کافوری ہے یا شمشاد ہے با ترتیب مناسبات ہوں۔ تو صنعت لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔ اور اگر بے ترتیب ہوں۔ تو لف ونشر غیر مرتب جیسے ؎ روئے وزلف وقد صنم دیکھو سنبل وسرو وگل بہم دیکھو
صنعتِ مبالغہ	کسی کی تعریف یا مذمت وغیرہ یہاں تک زیادہ

صنعتِ مبالغہ	کی جائے۔ کہ وہاں تک اس کا ہونا بعید یا محال ہو۔ مبالغہ کہلاتا ہے۔ مبالغہ کی تین قسمیں ہیں۔
مبالغہ تبلیغ ۱	(۱) کسی کی مدح یا مذمت وغیرہ کا عقل و عادت کی رُو سے وہاں تک ہونا ممکن ہو۔ تو وہ مبالغہ تبلیغ کہلاتا ہے۔ جیسے ؎ پہنچتے ہم آرزوئے وصل میں نزدیک مرگ عقلاً و عادتاً ممکن ہے۔
مبالغہ اغراق ۲	(۲) عقلاً تو ممکن ہے۔ لیکن عادتاً ممکن نہ ہو۔ جیسے ؎ اُن سا بے درد میرے بچنے کی دُعا مانگے دشمن کے حق میں دعائے خیر کرنا عادتاً ممکن نہیں۔ مگر عقلاً ممکن ہے۔ کہ شاید رحم کھا کر دعا مانگ ہی لے۔ اُسے مبالغہ اغراق کہتے ہیں۔
مبالغہ غلو ۳	(۳) عقلاً و عادتاً دونوں کی رُو سے محال ہو۔ جیسے ؎

ہم روئے ایسا تونے جو ہم کو رُلا دیا
پانی میں اک دکھائی فلک بلبلا دیا

اتنا رونا کہ آسمان بلبلا سا پانی میں نظر آنے لگے۔ بالکل محال ہے۔ اُسے مبالغہ غلو کہتے ہیں۔ اور جس قدر مبالغہ کیا جائے۔ اُتنا ہی عمدہ شعر ہوتا ہے۔



صنعتِ اِدماج

جب ایک کلام کے دو معنے معلوم دیں۔ اور دونوں صحیح نظر آئیں۔ جیسے ؎

جو دنے دو دئے معنے میرے اِس مصرعہ کو اب فقیروں کے ہیں۔ گھر معدن دریا و جبل اتنی سخاوت۔ کہ فقیروں کے گھر مال سے لعل و جواہر کی کانیں بن گئے۔ امیر ہو گئے۔ دوسرے معنے یہ کہ اتنی سخاوت کی۔ کہ دریا اور پہاڑ جن سے لعل جواہر نکلتے ہیں خیرات کرتے کرتے فقیروں کے گھروں کی مانند خالی ہو گئے۔



مناسبات کا بیان

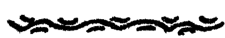
واضح رہے۔ کہ کسی خاص چیز کے ساتھ اُس کے مناسبات کے ذکر کرنے سے کلام میں نہایت لطافت ہوتی ہے۔

مناسبات حُسن	عشوہ۔ غمزہ۔ کرشمہ۔ ناز۔ ادا۔ شہباز۔ شوخی۔ محجوبی۔ بے مہری۔ بے وفائی۔ سفاکی۔ دلبری۔ دلربائی۔ خود بینی۔ خود نمائی۔ سنگدلی۔ بے رحمی۔ دل آزاری۔ رقیب نیازی۔ وعدہ خلافی۔ حیلہ سازی۔ خوبی۔ لذت۔ جلوہ۔ تلخ گوئی۔ جفاکاری۔ وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات عشق	آہ۔ نالہ۔ فریاد۔ زاری۔ فغان۔ رونا۔ چلانا۔ بے خوابی۔ بیتابی۔ اضطرابی۔ ناتوانی۔ سوز۔ اندوہ۔ غم۔ الم۔ آرزو۔ شوق۔ انتظار۔ گداز۔ آوارگی۔ بیچارگی۔

	سرسیمگی ۔ جامہ دری ۔ جنوں ۔ قلق ۔ تپش ۔ درد ۔ تمنا ۔ حیرانی ۔ پریشانی ۔ خودسری ۔ وغیرہ وغیرہ ۔
مناسبات فقر	صبر ۔ رضا ۔ توکل ۔ تسلیم ۔ ہمت ۔ مراقبہ ۔ مشاہدہ ۔ معاہدہ ۔ مجاولہ ۔ طریقت ۔ شریعت ۔ عبادت ۔ ارادت ۔ حقیقت عزلت ۔ ریاضت ۔ خاکساری ۔ عجز تجرید ۔ صوم ۔ صلوٰۃ ۔ فکر ۔ ذکر ۔ دم ۔ حق پرستش ۔ طہارت ۔ یقین ۔ استغفار وغیرہ
مناسبات غنا	جاہ وجلال ۔ دولت ۔ اقبال ۔ ثروت ۔ حشمت ۔ منزلت ۔ سخاوت ۔ شجاعت ۔ عنایت عزم ۔ جزم ۔ شان وشوکت ۔ عدالت رحمت ۔ عزت ۔ شفقت ۔ فتح ۔ نصرت ۔ ظفر ۔ رعیت پرورش کرم گستری ۔ فیض رسانی ۔ ملکداری ۔ شکوہ ۔ تجمل ۔ کشورہ کشائی وغیرہ ۔
مناسبات برسات	ابر ۔ باراں ۔ رعد ۔ برق ۔ قوس وقزح ۔ قطرہ ۔ ژالہ سیلاب ۔ شبنم ۔ بارش ۔ گرداب ۔ وغیرہ ۔

مناسبات حضرت آدم و حوا	سجدہ۔ خاک کا پتلا۔ رُوح۔ عزرائیل معلم الملکوت چمن۔ خُلد۔ آتش۔ دانہ۔ گندم وغیرہ۔
مناسبات حضرت نوحؑ	طوفان۔ کشتی۔ پہاڑ۔ کنعان۔ تنور وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات حضرت ابراہیمؑ	خلیل اللہ۔ بت شکن۔ آذر۔ نار۔ گلزار۔ اسمٰعیلؑ۔ ذبح۔ قربانی۔ تعمیرِ کعبہ۔ نمرود۔ وغیرہ۔
مناسبات حضرت یونسؑ	مچھلی۔ دریا۔ ظلمت۔ کدو وغیرہ۔
مناسبات حضرت خضرؑ و الیاسؑ	دریا۔ بحر۔ رہنمائی۔ آبِ حیات۔ آبدی۔ زندگی۔ جہاز۔ کشتی۔ سکندر وغیرہ
مناسبات حضرت یوسفؑ زلیخا	یعقوب۔ کنعان۔ نابینا۔ برادران بیوفا۔ گرگ۔ چاہ۔ سوداگر۔ مصر۔ بازار۔ خواب۔ غلام۔ زندان۔ عزیز۔ دشت۔ قحط۔ خرید و فروخت وغیرہ وغیرہ۔

مناسبات حضرت موسیٰ	تابوت - کلیم - بنی اسرائیل - مصر - فرعون - ہامان - توراۃ - عصا - ید بیضا - طور - جلوہ - رب ارنی - لن ترانی - نیل - غرق - قارون - خزانہ - سحر - سامری - گوسالہ - تجلی - دیدار - ایمن - وادی - شجر - معراج وغیرہ وغیرہ -
مناسبات حضرت داؤد	خوش الحانی - زبور - گیت - موم - آہن وغیرہ وغیرہ -
مناسبات حضرت سلیمان	تخت - دیو - پری - ہوا - مہر - انگوٹھی - چیونٹی - ہدہد - بلقیس وغیرہ -
مناسبات حضرت عیسیٰ	مسیح - یسوع - روح اللہ - ابن مریم - دم - دست - انجیل - مرض - شفا - علاج - زندہ - سولی - فلک - چہارم - خر عیسیٰ - نصاریٰ - پنجہ مریم - یہود وغیرہ -
مناسبات حج	حرام - احرام - لبیک - طواف - قربانی - ہدیہ - صفا - مروہ - ابراہیم - حجر اسود - حجاز - حاجی - غلاف - مکہ

	مدینہ۔ زمزم۔ چاہ وغیرہ وغیرہ
	
مناسبات بُت خانہ	بُت۔ صنم۔ تصویر۔ برہمن۔ پیر۔ بُت کدہ۔ بیت الصنم۔ مندر۔ دیر۔ ناقوس۔ پوجا وغیرہ
	
مناسبات میکدہ	خرابات۔ میکدہ۔ مے خانہ۔ شیشہ۔ صراحی۔ ساغر۔ مینا۔ جام۔ مے۔ نشہ۔ ساقی۔ پیمانہ۔ مست۔ متوالہ۔ بیہوش۔ رند۔ مشراب۔ گلاس۔ قلقل وغیرہ۔
	
مناسبات شیریں فرہاد	خسرو۔ پرویز۔ جوئے۔ نہر۔ شہر۔ تیشہ۔ پہاڑ۔ کوہکن۔ کوہ۔ تیشہ زنی وغیرہ۔
	
مناسبات قیس و لیلیٰ	مجنوں۔ لیلےٰ۔ طے۔ حے۔ دشت۔ صحرا۔ غربت۔ درخت۔ لاغری۔ ناقہ۔ نار۔ محمل۔ مکتب۔ غزال۔ بیابان۔ نوفل۔ وحشت وغیرہ وغیرہ۔
	
مناسبات ہاروت ماروت زہرہ	ہاروت۔ ماروت۔ زہرہ۔ چاہ۔ بابل۔ سحر۔ جادو۔ رقاص۔ فلک۔ مطرب۔ وغیرہ وغیرہ

مناسبات گل بلبل قمری	گل۔ باغ۔ خار۔ چمن۔ سرو۔ شمشاد۔ صنوبر۔ شاخ۔ نالہ۔ آشیانہ وغیرہ۔
مناسبات شمع پروانہ	محفل۔ شمع۔ چراغ۔ جلنا۔ رونا۔ ہنسنا۔ موم۔ فانوس وغیرہ وغیرہ۔ (نوٹ) بلبل اور پروانہ سے عام عاشق اور گل اور شمع سے خاص معشوق مراد لیتے ہیں۔

فالنامہ یوسفی عبدالرحمٰن ۹

تشبیہات کا بیان

کلام میں جس قدر تشبیہات استعمال کی جائیں۔ اتنا ہی کلام عمدہ ترین ہوتا ہے۔ اس کا خیال چاہیئے۔

تشبیہ قامت	سرو۔ صنوبر۔ نہال۔ شمشاد۔ طوبےٰ۔ سروِ آزاد۔ سروِ چمن۔ تیر۔ سرو ناز۔ سرو سہی۔

تشبیہ خرام	بہار۔ برق۔ نسیم صبح۔ صبا۔ رفتار۔ آب۔ شمیم گل۔ نسیم سحر وغیرہ۔
تشبیہ موئے سر	شب۔ نیم شب۔ شب دیجور۔ شب یلدا۔ ظلمات۔ مشک۔ عنبر۔ دام۔ شام وغیرہ۔
تشبیہ فرق سر	راہ ظلمات۔ خط استوا۔ کہکشاں۔ خط کہکشاں۔ برق وغیرہ۔
تشبیہ زلف کاکل گیسو وغیرہ	سنبل۔ دستۂ سنبل۔ ریحان۔ کمند۔ زنجیر۔ مار۔ طناب۔ تازیانہ۔ رشتہ۔ رسن۔ دام۔ تاتار۔ ختن۔ چین۔ شب۔ دراز۔ لام۔ میم۔ چوگان۔ چلیپا۔ وغیرہ۔
تشبیہ رخ	ماہ۔ آفتاب۔ شمع۔ کعبہ۔ مصحف۔ گل۔ شعلہ۔ لالۂ ارغوان۔ صبح۔ روز۔ گلستان۔ گلزار۔ چمن۔ بہشت۔ باغ۔ ارم۔ شعلۂ طور۔ مشعل۔ صفحہ وغیرہ۔

تشبیہ خال	ہندو۔ زنگی۔ زنگی بچہ۔ حبشی۔ حبشی زادہ۔ نقطہ مشک۔ دانہ۔ دانہ۔ سویدا۔ مردمک۔ حجرالاسود۔ تخم۔ فلفل سیاہ وغیرہ۔
تشبیہ جبیں	آئینہ۔ لوح۔ سیمیں۔ ماہ۔ ہلال۔ بدر۔ خورشید۔ ماہِ نو۔ زہرہ۔ مشتری۔ سہیل وغیرہ۔
تشبیہ ابرو	موج۔ محراب۔ تلوار۔ کمان۔ صمصام۔ ہلال۔ قوس وقزح۔ ذوالفقار۔ خنجر۔ شمشیر۔ حلقۂ کمند۔ کلید۔ ہلال عید۔ نون۔ خطِ نسخ وغیرہ۔
تشبیہ چشم	بادام۔ نرگس۔ ترک۔ ہندو۔ زہرہ۔ جادوگر۔ ساحر۔ جام۔ کاسہ۔ ساغر۔ آہو۔ غزال۔ حرف صاد۔ حرف عین۔ فسونگر۔ بابل۔ وغیرہ وغیرہ۔
تشبیہ مژگاں	خنجر۔ تیغ۔ سنان۔ نیزہ۔ تیر۔ خار۔ سوزن۔ نشتر۔ خدنگ۔ پیکان۔

نیش وغیرہ۔



تشبیہ گردن	صراحی۔ دستہ عاج۔ بیاض صبح۔ گردن آہو وغیرہ۔



تشبیہ ناک	الف۔ شبو۔ سیمیں غنچہ شبو۔ تلوار۔ تیر۔ وغیرہ وغیرہ۔



تشبیہ لب	غنچہ۔ برگ۔ عنالب۔ آب حیات۔ پستہ۔ خرما۔ موج کوثر۔ موج نسیم مسیحا۔ شہد۔ شکر۔ قند۔ نبات۔ مصری۔ لعل۔ یاقوت۔ عقیق۔ ہلال۔ آتش۔ شفق۔ اخگر۔ موج شراب۔ رشتہ جان۔ وغیرہ وغیرہ۔



تشبیہ دہن	غنچہ۔ نقطہ موہوم۔ صفر۔ عدم۔ صدف۔ کوزہ۔ نبات۔ پستہ وغیرہ۔



تشبیہ دنداں	گوہر۔ دُر۔ ژالہ۔ الماس۔ انجم۔ دانۂ انار۔ موتی۔ پرویں۔ سلک گوہر وغیرہ۔
تشبیہ خندہ	برق۔ لمعہ۔ غنچہ۔ نیم شگفتہ۔ صبح بشکرین وغیرہ وغیرہ۔

اقسامِ نظم

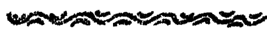
قطعہ	مطلع کو کسی قصیدہ یا غزل سے الگ کر دیں۔ تو قطعہ رہ جائے گا۔ قطعہ کے کم از کم چار مصرعے ہوتے ہیں۔ زیادہ کی حد نہیں۔ اشعار آپس میں مربوط ہونے بہتر ہوتے ہیں۔
مثنوی	جس نظم کا ہر ایک شعر اپنا اپنا الگ قافیہ رکھتا ہو۔ غزل کی طرح ایک ہی قافیہ نہ ہو۔

رُباعی	اِس کے چار ہی مصرعے ہوتے ہیں۔ اور صرف تیسرے مصرعہ میں قافیہ نہیں ہوتا۔ پہلے۔ دوسرے اور چوتھے۔ مصرعہ میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔ جیسے ؎ ایک دن درپیش آنا ہے سفر رہروِ مُلکِ عدم کس لے کمر چاہیئے کچھ رازؔ اس میں زادِ راہ یہ سفر ہوجائے گا ورنہ سقر از رازؔ



مسمط	چند ہموزن اور ہم قافیہ مصرعوں کو جمع کرکے ایک بند قرار دینا۔ اور اِسی طرح تعداد میں اِسی قدر مصرعوں کے اور بند کہنا۔ اور ہر بند کے آخری مصرعہ کو قافیہ میں بندِ اوّل کے تابع رکھنا مسمّط کہلاتا ہے۔ ہر بند کے تین مصرعہ ہوں۔ تو مثلّث۔ چار مصرعہ ہوں۔ تو مُربّع۔ پانچ ہوں۔ تو مخمّس۔

چھ ہوں ۔ تو مسدس ۔ سات ہوں تو مسبع ۔ آٹھ ہوں تو مثمن ۔ نو ہوں تو متسع اور دس مصرعے ہوں تو معشر کہتے ہیں ۔



ترجیع بند چند مصرعے ایک ہی قافیہ میں کہیں ۔ اور اُسے ایک بند قرار دیں ۔ اور اُس میں کسی اور قافیہ کا ایک شعر آخر میں لائیں ۔ اور اسی طرح بند اول کے مصرعوں کی تعداد کے برابر کئی بند کہیں ۔ اور ہر بند کے آخر وہی بند اول کا آخری شعر بار بار لائیں ۔ وہ ترجیع بند کہلاتا ہے ۔



ترکیب بند ترجیع بند کی طرح کچھ بند کہنا ۔ مگر ہر بند کے نیا ہی شعر مگر پہلے آخری شعر کے قافیہ میں ہی کہیں ۔ تو اُسے ترکیب بند کہتے ہیں ۔



تضمین

کسی اور کی غزل کو اپنے اشعار میں مربوط کرنا۔ یعنی اپنی طرف سے تین مصرعے ہر شعر کے قافیہ وغیرہ میں لاکر مخمس کی طرز پر لکھنا تضمین کہلاتا ہے مخمس اپنا کلام ہوتا ہے۔ اور تضمین اور کی غزل پر کی جاتی ہے۔



مستزاد

کسی وزن میں ایک مصرعہ کہنا۔ اور پھر اسی کے ارکان میں سے ایک دو رکن پر کچھ الفاظ بڑھا دینا مستزاد کہلاتا ہے جیسے ظفر کا مستزاد ہے

جو عرش سے ہے۔ فرش تک آدمی میں ہے
دیکھ آنکھ کھول کر کیا کیا نہیں ہے۔ اس میں کہ
سب کچھ اسی میں ہے۔ پر چاہیے نظر۔



واسوخت

جس نظم میں حسن سے اظہار نفرت اور عشق کی مذمت کی جاوے



شہر آشوب	جس نظم میں گردشِ زمانہ وغیرہ کا حال درج ہو۔
ریختہ	جو نظم دہلی کی صاف زبان میں لکھی جائے۔
ریختی	جو نظم عورتوں کی زبان میں لکھی جاوے۔ جیسے ؎ ہم کو جو چاہے اس کا خدا نت بھلا کرے دودوں نہائے اور وہ پوتوں پھلا کرے

اصلی مکمل صابون سازی ایسی مفید اور کارآمد کتاب آج تک کسی نے نہیں چھاپی۔ اور نہ کوئی چھاپے گا۔ اس میں صابون سازی کے سب بھید بغیر کسی راز اور بغض کے زر کثیر خرچ کرکے اور تجربہ کرکے لکھے گئے ہیں جس کے دیکھنے سے مصنف صاحب کی عرق ریزی اور کوشش کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اور جس سے ایک کم علم اور کم عقل اور کم پیسے والا آدمی بلا مدد استاد کے صابن تیار کرکے لاکھوں روپے کا مالک بن سکتا ہے۔ اگر کسی استاد سے ایسے بے بہا ہنر سیکھنے کے لیئے جائیں۔ تو وہ کبھی نہ سکھائے گا۔ اس کتاب میں کئی قسم کے دیسی انگریزی صابن بنانے کے عمدہ عمدہ طریقے اور نسخے درج ہیں۔ اگر آپ تھوڑے ہی دنوں میں مالدار بننا چاہتے ہیں۔ تو ضرور اس کتاب کو خریدیں۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲؍) جو بالکل لاگت کے برابر ہے۔

گدڑی میں لعل مصنفہ حکیم غلام مصطفےٰ صاحب۔ ناظرین آپکی نظروں سے کئی بڑی بڑی کتابیں گزری ہونگی جن میں کئی قسم کے ہنر و نسخہ جات درج ہونگے مگر آپ نے جب کبھی کوئی نسخہ یا ہنر آزمایا ہوگا۔ تو بیفائدہ پایا ہوگا حکیم صاحب نے کتاب (گدڑی میں لعل) جسمیں ہر مرض کے مجرب اور تیر بہدف نسخہ جات جو کہ ۲۰ سالہ محنت و جانفشانی اور فقیروں جوگیوں۔ سنیاسیوں کی سیوا کا نتیجہ تھا۔ فائدہ عام کیلئے درج کیا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس کا جو نسخہ آزماؤ گے۔ پورا اترپاؤ گے۔ قابل دید کتاب ہے قیمت معہ محصولڈاک صرف (۱۲؍)

منشی عزیزالدین نجم الدین تاجر الکتب لاہور بازار کشمیری

مصر کا جادو اُردو ۔ اِس کتاب میں وجود علم جادو پر ایک عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور تمام حرکات سکنات کو جو موجودہ کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ پوری طرح ادا کیا ہے۔ اور بعد میں مصر کے اس جادو کے متعلق جو پُرانے زمانے میں اہل مصر میں رائج تھا۔ پوری تحقیقات کی ہے۔ اور جادو کی اصلیت ہر پہلو سے کما حقہٗ بتا دی ہے۔ عملیات نادر جو موجودہ کتب مروجہ میں نہیں پائے جاتے۔ اور جو راز سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ سب لکھ دیئے ہیں تسخیر ہمزاد تسخیر آفتاب تسخیر ماہتاب تسخیر مریخ تسخیر زحل وغیرہ ہر ایک سیارہ کی تسخیر اور اس کے علاوہ مختلف اشیاء کو تسخیر کرنے کے لئے عجیب وغریب طریقوں کو جو نہایت بہدف درج کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ ہر ایک قسم کے عملیات مریض پر دم کرنا۔ خواہ کوئی مرض ہو۔ اور دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو۔ جادو کے ذریعہ تمام ملکوں کی سیر کرنا۔ ہوا میں اڑتے پھرنا جسکو چاہنا بس میں کرلینا۔ نظروں سے غائب ہوجانا۔ دوسری شکل میں ظاہر ہونا۔ اور دور دراز کی اشیاء منگوا لینا جنات دیو پری کو اپنے قابو میں رکھنا۔ اور حسب خواہش ان سے کام لینا وغیرہ وغیرہ۔ بعد میں ایسے عملیات جو روزانہ ضروریات کے لئے از حد مفید ہیں مثلاً کشائش رزق کسی اٹکے ہوئے کام کے لئے یا کسی بیمار کی شفا کے لئے یا اولاد کے طلب کرنے کے لئے درج ہیں۔ اگر یہ کتاب خلاف تحریر ہو۔ تو واپس کرکے اپنی قیمت ہم سے وصول کرلیں قیمت معہ محصولڈاک ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) منگوانیکا مکمل پتہ:-

منشی عزیزالدین نجم الدین تاجرانِ کتب لاہور بازار کشمیری

تاریخی کتاب زوال ایران عرف عروج اسلام لکھی از قلم حقیقت رقم عالیجناب پیر غلام دستگیر صاحب نامی :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بادشاہوں کے نام دعوت نامے بھیجنا۔ ایران کے بادشاہ کا گستاخی کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس کا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا جانا۔ اس کے خاندان کا تباہ ہونا۔ اور مسلمانوں کا ان کی سلطنت کو فتح کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کتاب میں تمام تاریخی حالات مفصل درج ہیں۔ اور ایران کے بادشاہوں نوشیرواں وغیرہ کے عکسی فوٹو بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

حکایات اردو مثنوی مولانا روم اس کتاب میں پیر غلام دستگیر صاحب نامی نے مثنوی شریف کی ان چیدہ چیدہ اور منتخب حکایات کا اردو ترجمہ نثر میں سلیس اور عام فہم فصاحت و بلاغت سے کیا ہے کہ جس کے پڑھنے سے انسان کامل انسان بن جاتا ہے کتابت و طباعت عمدہ سرورق رنگین آرٹ پیپر قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

میلاد اعظم مصنفہ سید پیر شیر علیشاہ صاحب اسد خلف الرشید پیر حضرت میر التفات صاحب جالندھری۔ مدت سے لوگ خواہشمند تھے کہ میلاد کی کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیئے جس میں میلاد خوانی کے مسلسل طریقے درج ہوں۔ تو آج اللہ کے فضل و کرم سے وہ کتاب چھپ کر تیار ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کتابت طباعت نفیس سرورق چار رنگہ بلاک قیمت آٹھ آنے (۸) محصولڈاک علاوہ منگوانے کا پتہ:

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور